اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل قادیان

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۳۵ | مورخہ ۹ رجون سنہ ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۶ ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ٭

۶ رجون سے غیر احمدیوں کا جلسہ شروع ہے۔ چونکہ اس جلسہ کی غرض محض جماعت احمدیہ کی دل آزاری اور فتنہ انگیزی ہے۔ اس لئے جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے اعلان فرما دیا ہے۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں جلسہ کے نوٹ لینے کے لئے بھیجا جائے۔ کوئی شخص وہاں نہ جائے۔ تمام انتظامات کے انچارج حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بنائے گئے ہیں ہماری طرف سے مولویوں کے لیکچروں کے جواب میں حسب معمول لیکچر ہو رہے ہیں۔ ۶ رجون رات کو مسجد اقصیٰ میں ہمارا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی جلال الدین صاحب نے مولویوں کے اعتراضات کے جواب میں مدلل تقریر کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام

آمد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(یہ سنہ ۱۹۲۰ء کی نظم ہے)

یار و مسیحِ وقت کہ تھی جن کی انتظار — رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے

آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ! — ایام سعد اُن کے بسرعت گذر گئے،

آمد تھی ان کی یا کہ خدا کا نزول تھا — صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصے میں کر گئے

وہ بیڑ ہو رہے تھے جو مدت سے چوب خشک — پڑتے ہی ایک چھینٹا دُھلن سے نکھر گئے،

پل بھر میں میل سینکڑوں برسوں کی دُھل گئی — صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سُدھر گئے

پُر کر گئے فلاح سے جھولی مُراد کی، — دامانِ آرزو کو سعادت سے بھر گئے

پر تم یونہی پڑے رہے غفلت کے خواب میں — دیکھا نہ آنکھ کھول کے ساتھی کدھر گئے،

صد حیف! ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا
سونگھی نہ بوئے خوش نہ ہوئی دید گل نصیب

واحسرتا کہ جیتے ہی جی تم تو مر گئے
افسوس دل بہار کے یونہی گذر گئے

اخبار احمدیہ

قصور میں احمدیت کی فتح اور پادری عبد الحق صاحب کا مباحثہ سے فرار

ہمارے علماء کرام کی تشریف آوری تک جو خط و کتابت جماعت احمدیہ قصور اور مشن ہاؤس قصور کے درمیان ہو چکی تھی۔ اس کا لب لباب یہ تھا۔ کہ مشن ہاؤس قصور۔ جماعت احمدیہ قصور کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر پادری عبد الحق صاحب کے آنے پر مضمون اور دیگر شرائط کا فیصلہ ہوگا۔ ۱۶ رمئی کو جب ہمیں پادری عبد الحق صاحب کی آمد کا علم ہوا۔ تو خاکسار مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل اور شیخ چراغ دین صاحب بغرض تقرر و تعین مضمون و دیگر شرائط مباحثہ مشن ہاؤس گئے۔ وہاں چار گھنٹے متواتر گفتگو کے بعد کچھ شرائط کا فیصلہ ہوا۔ لیکن دوران گفتگو میں ہم نے معلوم کر لیا تھا۔ کہ پادری صاحب عمداً مباحثہ سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم اس خیال سے کہ پادری صاحب کو گریز کا کوئی موقعہ نہ دیا جاوے۔ ان کی تمام پیش کردہ شرائط کو ہم نے مان لیا۔ مگر افسوس پادری صاحب نے جب دیکھا کہ ان کی تمام شرائط کو ہم مانتے جاتے ہیں۔ اور کہ اب مباحثہ سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ تو آخری شرط یہ پیش کر دی۔ کہ جب تک ثالث مقرر نہ ہوگا۔ ہم آپ کے ساتھ مباحثہ ہرگز نہ کریں گے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب سے راہ نجات کے مضمون پر بلا کسی شرط اور بلا کسی ثالث کے مناظرہ کیا۔ پادری عبد الحق صاحب کی تقاریر قصور میں ۴ یوم کفارہ۔ تثلیث۔ الوہیت مسیح اور مسیح کی آمد ثانی پر رات کے آٹھ سے دس بجے تک ہوتی رہیں۔ ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری پیش ہوتے رہے جنہوں نے دو دو گھنٹہ کی تقریر پر صرف پانچ پانچ منٹ میں نہایت عالمانہ رنگ میں اعتراض بھی کئے۔ اور ساتھ ہی اسلام پر جو اعتراض کئے گئے تھے۔ ان کے جواب بھی دئے۔ اور پبلک مولوی صاحب موصوف کے اعتراضات اور جوابات کو سنکر بہت ہی خوش ہوتی تھی۔

مورخہ ۲۵-۵-۱۸ کی شام کو پادری عبد الحق صاحب کی تقریر کے بعد میجک لینٹرن کے ذریعہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کا لیکچر اسی جگہ ہوا حاضرین کی تعداد تقریباً پانچسو کے قریب ہوگی۔ ہندو مسلمان دونوں نے اس لیکچر کو پسند کیا۔ اور پبلک میں اس کا بھی خاص اثر ہوا۔ اسکے بعد ۲۵-۵-۱۹ کی شام کو جبکہ پادری عبد الحق صاحب کی آخری تقریر ہو چکی۔ تو ہماری طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ کل شام کو اسی جگہ پر جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کا لیکچر اسلام و عیسائیت پر ہوگا۔ پادری صاحبان ضرور تشریف لائیں اگر اسلام کے متعلق انہیں کوئی اعتراض ہو۔ تو انہیں سوال و جواب کے لئے کافی وقت دیا جائے گا۔ مگر چونکہ وہ پہلے چار دن اپنی کمزوری محسوس کر چکے تھے۔ اس لئے اس روز ان میں سے کسی کو وہاں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ الغرض اس روز بھی جناب مولانا کا لیکچر کامیابی سے ہوا۔ اور ۲۸-۵-۱۶ لغایت ۲۰-۵-۲۵ شہر قصور میں خوب احمدیت کی تبلیغ ہوئی۔

خاکسار محمد صدیق بیگ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ قصور :

حکومت کابل کی ظالمانہ حرکت کے خلاف صدائے احتجاج

ہم احمدیان ماریشس جو عید کے دن دارالسلام میں جمع ہوئے ہیں۔ اپنے کابل کے بھائیوں کی سنگساری کا حال سنکر کہ امیر کابل نے ملانوں کے فتوے پر دو اور احمدیوں کو مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی سنگساری کے بعد سنگسار کرنے کا حکم صادر کیا۔ سخت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور چونکہ افغان گورنمنٹ کا یہ فعل نہ صرف قرآن شریف۔ حدیث شریف اور اسلام کے صریح خلاف ہے۔ بلکہ انسانیت اور تہذیب کے بھی بالکل خلاف ہے۔ اس لئے ہم احمدیان ماریشس گورنمنٹ افغان کے اس فعل کو انسانیت اور اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے سخت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس فعل کو اسلام کو بدنام کرنیوالا اور غیر مسلم اقوام میں اسلام پر بدنما دھبہ سمجھتے ہیں۔

محمد احسان صدیقی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ماریشس : ۲۵-۵-۷

احمدیہ ہوسٹل کا پتہ

جو طلباء کالجوں میں داخل ہونے کے لئے لاہور جائیں۔ انکی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ ہوسٹل میں رہائش کا انتظام کریں جس کا پتہ یہ ہے۔ متصل دیال سنگھ کالج نسبت روڈ۔

ولادت

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور احسان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دعاؤں کی برکت سے فرزند عطا فرمایا۔ جملہ احباب سے بالعموم اور اہل دل سے بالخصوص التماس ہے۔ کہ وہ مولود کے حق میں توجہ سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ کریم اسے لمبی عمر والا۔ با اقبال اور خادم دین بنا دے۔ خاکسار فضل احمد۔ احمدی ہیڈ کلرک ۹۸ کیبل کور اد لینڈی۔

درخواست دعا

خاکسار کی ایک ترقی کے منظور ہونے کی جھلک نظر آ رہی ہے۔ اور دوسری زیر غور ہے۔ اس کا منظور ہونا خدا تعالےٰ کی خاص قدرت نمائی ہوگی۔ احباب اپنی دعاؤں میں خاکسار کو ضرور یاد رکھیں۔

فرزند علی عفی اللہ عنہ۔ از راولپنڈی۔

پتہ مطلوب ہے

مستری احمد الدین جو بھٹہ لگانے کا کام کرتے ہیں۔ اور جن کا مکان قادیان محلہ دارالرحمت میں ہے جس جگہ ہوں۔ جلد اطلاع دیں۔ ابراہیم جھٹوان۔ ضلع شیخوپورہ۔

دعاء مغفرت

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ قضا الٰہی سے فوت ہوگئی ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور اس کے پسماندگان کی دینی و دنیوی بہبودی کے لئے دعا فرماویں۔ مستری محمد عبد اللہ احمدی۔ ریاست فرید کوٹ۔

(۲) میری اہلیہ مسمات عائشہ بی بی مورخہ ۸ رمئی بروز جمعہ بعارضہ ہیضہ ایک دن بیمار رہ کر فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت اور اس کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور تسکین قلب کیلئے دعا فرماویں۔ محمد الدین احمدی از تلونڈی کھجور والی۔

(۳) میری والدہ صاحبہ کا ۹ رمئی کو انتقال ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعا مغفرت فرماویں۔ اختر احمد۔ اودین۔ ڈاکخانہ کھرہ ضلع مونگھیر۔

(۴) میری بھتیجی عزیزہ منظری خاتون نے ۹ رمئی کو رحلت کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ احمدیت کا نیک نمونہ تھی۔ نماز جنازہ پڑھنے والے صرف دو احمدی تھے۔ احباب مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت فرما کر مشکور فرماویں۔

محتاج دعا محمد اسحاق علی خان احمدی (سیکرٹری انجمن احمدیہ) آگرہ

ریویو

ریڈنگ ریڈر نمبر (۱)

اس نام کی ایک کتاب سید ابو البرکات صاحب محقق دہلوی نے تالیف کر کے شائع کی ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ ابتدائی مدارس میں بچوں کو پڑھائی جائے۔ کتاب پر ملک کے بڑے بڑے صاحب رسوخ و اثر اصحاب نے نہایت عمدہ ریویو کئے۔ اور بچوں کے لئے بہت مفید بتایا ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ کاغذ بھی اعلےٰ لگایا گیا ہے۔ اور بچوں کی دلچسپی کیلئے مضمون سے تعلق رکھنے والی تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ ہمارے نزدیک جس غرض کو مدنظر رکھکر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ بچوں.....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۹ جون ۱۹۲۵ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھو الناصر

حج بیت اللہ
اور
فتنۂ حجاز
(نمبر ۲)

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے قلم سے)

مَیں نے پچھلے مضمون میں حج بیت اللہ کے متعلق اپنی رائے لکھی تھی۔ کہ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال حج کے لئے جانا شریعت کے احکام کے خلاف ہے۔ گو خطرات اس قسم کے نہیں ہیں۔ کہ کہا جا سکے۔ کہ ضرور ہی ہر شخص تکلیف اُٹھائیگا مگر ایسے ضرور ہیں کہ غالب گمان یہ ہے۔ کہ لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ تکلیف سینکڑوں کے لئے ہلاکت کا موجب ہو۔ یا ان کی صحت اور دماغ پر ناقابل تلافی اثر ڈالے اور ایسے حالات میں حج فرض نہیں رہتا۔ بلکہ پسندیدہ بھی نہیں ہوتا۔ اور اس کی تحریک کرنے والے شریعت کی رُوح کو اور اسکے مغز کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مجھے خصوصیت سے اس امر پر تعجب آتا ہے۔ کہ آج سے کچھ سال پہلے ہی لوگ جو آج حج کے فریضہ ہونے پر زور دے رہے ہیں۔ لوگوں کو روک رہے تھے کہ مکہ کی حالت مخدوش ہے۔ لوگوں کو حج کے لئے نہیں جانا چاہیے۔ اور انکی وجہ یہ تھی۔ کہ اس وقت مکہ پر شریف علی کا قبضہ تھا۔ اور یہ لوگ چاہتے تھے۔ کہ ان کو کسی طرح نقصان پہنچے پس اس وقت کا طریق عمل موجودہ طریق عمل سے ملکر بتا رہا ہے۔ کہ حج کی تحریک حج کی خاطر سے نہیں ہے۔ بلکہ محض سیاسی وجوہ سے ہے۔ اور یہ بات نہایت قابل افسوس ہے۔ اور دین کو بازیچۂ اطفال بنانے کے مترادف ٭

اس سال حج کو جانے کے متعلق جو میری رائے ہے اسکو بیان کرنے کے بعد میں چاہتا ہوں۔ کہ فتنۂ حجاز کے متعلق بھی کچھ بیان کردوں۔ کیونکہ حجاز کی حکومت کا سوال سب مسلمان کہلانے والے فرقوں سے تعلق رکھتا ہے۔ خواہ احمدی ہوں۔ خواہ غیر احمدی ٭

جس وقت ترک جنگ عظیم میں شامل ہوئے ہیں۔ اس وقت دول متحدہ یعنی برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی نے کوشش شروع کی کہ عرب لوگ ان کے ساتھ مل جاویں۔ اور ترکوں کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اس سے ان کی تین غرضیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ ترکوں کی طاقت کمزور ہو جائیگی۔ اور ان کو کچھ حصہ فوج کا عربوں کے مقابلہ کے لئے رکھنا پڑیگا۔ خصوصاً یہ خیال تھا کہ مصر محفوظ ہو جائیگا۔ کیونکہ مصر کی طرف راستہ عرب علاقہ میں سے گذر کر جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ ترکوں کو غلہ مہیا کرنے والے حصے زیادہ تر عرب علاقے ہیں۔ یعنی عراق اور شام۔ پس عربوں کو ساتھ ملانے سے اتحادیوں کو امید تھی۔ کہ ترکوں کو غلہ وغیرہ مہیا کرنے میں دقت ہوگی۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ اتحادی خیال کرتے تھے۔ کہ اگر عرب لوگ ساتھ مل گئے۔ تو عالم اسلامی کو جو ہمدردی ترکوں سے ہے۔ وہ نہ رہیگی۔ کیونکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ساکنین ہمارے ساتھ مل جاوینگے ٭

چونکہ ترکی حکومت کے دور جدید میں عربوں پر سخت ظلم کئے جاتے تھے۔ ان کو اچھے عہدے نہیں دئے جاتے تھے عربی زبان کو مٹایا جاتا تھا۔ اور عرب قبائل کو جو مدد سلطان عبدالحمید خان کی طرف سے ملتی تھی۔ وہ بند کر دی گئی تھی۔ اس لئے عرب بددل تو پہلے ہی سے ہو رہے تھے۔ بعض شامی اُمراء اور شریف مکہ کے نمائندوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے بعد عرب لوگ اس شرط پر اتحادیوں کے ساتھ ملنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کہ کل عرب کی ایک حکومت بنا کر عربوں کو پھر متحد کر دیا جائے گا۔ چونکہ شریف مکہ ہی اسوقت کھلے طور پر لڑ سکتے تھے۔ اس لئے انہی کو امید دلائی گئی۔ اور انہی کو اُمید پیدا بھی ہوئی۔ کہ وہ سب عرب کے بادشاہ مقرر کر دئے جائینگے۔ اس معاہدہ کے بعد شریف حسن شریف مکہ نے اپنے آپ کو اتحادیوں سے ملا دیا۔ اور ترکوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ یہ جون ۱۹۱۶ء میں ہوا۔ جبکہ قط پر مشہور انگریزی جنرل ٹاؤن شنڈ کو سب فوج سمیت ترکوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے تھے۔ اور جبکہ ترکی فوجیں غلبہ حاصل کر رہی تھیں۔ پس عربوں کا اس وقت اتحادیوں کی مدد کے لئے کھڑا ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ نہایت سنجیدگی سے اپنی آزادی حاصل کرنے کے درپے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ اتحادیوں کو ان کا مدد دینا انتہائی درجہ کی قربانی پر مشتمل تھا۔ اور ان کا شکریہ اتحادیوں پر لازم۔

اس بغاوت کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گو اتحادیوں کو کچھ تو فائدہ پہنچ گیا۔ مگر جو فوائد ان کو مدنظر تھے۔ وہ نہ پہنچے۔ مسلمانوں کی عام ہمدردی ان کو حاصل نہ ہوئی۔ بلکہ مسلمانوں کے دل اتحادیوں کے بغض سے اور بھی بھر گئے۔ اور عربوں کو بھی انہوں نے بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ شام اور عراق میں سوائے معدودے چند لوگوں اور قبیلوں کے اکثر حصہ آبادی کھلے طور پر کچھ نہ کر سکی۔ مگر یہ ضرور ہوا۔ کہ ترکوں کی توجہ بٹ گئی۔ اور مصر پر حملہ کا خیال ان کو چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ اس صورت میں ان کا عقب غیر محفوظ ہو گیا ٭

میرے نزدیک بغاوت بغاوت ہی ہے۔ اور اس لحاظ سے مَیں ترکوں سے پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور شریف مکہ کے اس فعل کو نہایت بُرا اور قبیح خیال کرتا ہوں۔ مگر مَیں ساتھ ہی یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق یہ فعل ہوا۔ کیونکہ اس طرح مقامات مقدسہ اتحادیوں کی دست بُرد سے محفوظ ہو گئے۔ آخری دو سالوں میں اٹلی اسقدر تنگ آ چکا تھا۔ اور جنگ کو جلد سے جلد ختم کرنا چاہتا تھا۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ چونکہ اس کا افریقی علاقہ سواحل عرب کے ساحل کے مقابل پر ہے۔ وہ کچھ فوج جدہ میں اُتار کر مقامات مقدسہ پر قبضہ کرنا چاہتا۔ اور اٹلی جس مقام تہذیب پر ہے۔ اس کو سوچ کر جسم کے رونگٹے اس خیال سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس میں ہمیشہ یہ خیال کرتا ہوں کہ اس طرح عربوں کا اتحادیوں سے مل جانا مقامات مقدسہ کی حفاظت کا ایک ظاہری ذریعہ بن گیا۔ اور خدا تعالیٰ کی تدابیر میں سے اسے ایک تدبیر سمجھنا چاہیئے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جبکہ میں ہندوستان کے لئے سوراج کا مطالبہ کرنے والے اور حکومت بہ رضائے باشندگان کا اصل پکار پکار کر سنانے والے مسلمان لیڈروں کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ عربوں کی اس بغاوت کے خلاف جوش دکھلاتے ہیں۔ اگر ہندوستان کے باشندوں کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کا آپ فیصلہ کریں۔ تو باشندگان عرب کا کیوں حق نہیں کہ وہ اپنے ملک کی حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں۔ ان کا عربوں کو گالیاں دینا ان کے دعوے اور ان کے عمل میں ایسا تضاد پیدا کرتا ہے کہ ہر عقلمند اس کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔

غرض کہ جون ۱۹۱۶ء میں شریف نے ترکوں کے خلاف جنگ شروع کی۔ اور جنگ کے بعد شام کی حکومت امیر فیصل بن شریف حسن کو دیدی گئی۔ فلسطین اور عراق کے درمیان کا علاقہ عبداللہ بن شریف حسن کو اور حجاز کی حکومت خود شریف کے ہاتھ میں آئی۔ اس عرصہ میں فرانس نے شام کا مطالبہ کیا۔ اور انگریزوں نے وہ علاقہ اسکے سپرد کر دیا۔ چونکہ فرانس نہیں چاہتا تھا۔ کہ عام آزادی حاصل کرے۔ اور امیر فیصل کے ارادے اسوقت بہت بلند تھے

وہ ایک متحدہ عرب حکومت کے خواب دیکھ رہے تھے۔ فرانس کے نمائندوں اور ان میں اختلاف ہوا۔ اور امیر فیصل کو شام چھوڑنا پڑا۔ انگریزوں نے اس کے بدلہ میں ان کو عراق کا بادشاہ بنا دیا۔ سیاسی طور پر عرب کی آئندہ امیدوں پر یہ ایک بہت بڑا حربہ تھا۔ کیونکہ شام کی آزادی کا سوال بالکل پیچھے جا پڑا۔ اور شام کی شمولیت کے بغیر عرب کبھی متحد نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ شامی سب عرب میں سے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور ترقی کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ اور پھر ان کا ملک نہایت سرسبز بھی ہے۔ عراق سرسبز ہے مگر عراق سے انگریزوں کے فوائد ایسے وابستہ ہیں۔ کہ یہ امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ اور نہ کی جاتی ہے کہ عراق کسی قریب زمانہ میں ایسا آزاد ہو جائے گا۔ کہ عرب کو متحد کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ دوسرے عراقی تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اور ان میں عرب کو متحد کرنے کی روح بھی موجود نہیں۔

اس تبدیلی کا ایک اور بھی اثر ہوا۔ امیر فیصل نے دیکھ لیا۔ کہ عرب کو متحد کرنے کے ان کے ارادے خیالی ہی بن گئے۔ وہ انگریزوں کے ممنون احسان بھی ہو گئے۔ کیونکہ جب وہ سب کچھ کھو چکے تھے۔ انگریزوں نے ان کو حکومت دیدی۔ اور کچھ نہیں تو نام کا بادشاہ ان کو بنا دیا۔ اس وجہ سے ان کی آزاد طبیعت درحقیقت ان کی غلام بن گئی۔ اور وہ ہمت و جوش جو انہوں نے پہلے چند سالوں میں دکھایا تھا۔ اب ایک مایوسانہ تسلی سے بدل گیا۔

یہاں اس تبدیلی کا یہ اثر ہوا۔ کہ شریف حسین کے سب سے ہوشیار اور ذکی فرزند امیر فیصل کو اپنی آئندہ امیدوں کو خیرباد کہکر ایک نام کی بادشاہت پر قناعت کرنی پڑی۔ وہاں اس کا ایک اور بھی الٹا اثر پیدا ہو رہا تھا۔ کہ امیر نجد ابن سعود کے غضب کی آگ امیر فیصل کے امیر عراق ہونے پر بھڑک اٹھی۔ امیر نجد جیسا کہ آگے بیان ہو گا۔ شریف مکہ کے خاندانی دشمن تھے۔ اور ان کی دشمنی کئی نسل پرانی دشمنی تھی۔ جب عرب کے شریف کے خاندان کے نیچے متحد کر دینے کا سوال اٹھتا تھا۔ تو طبعاً ان کو برا لگتا تھا۔ کیونکہ اس کے یہ معنی تھے۔ کہ نہ صرف ان کا دشمن خاندان اس قدر ترقی پا جائے۔ بلکہ وہ ان کے علاقہ پر بھی قبضہ کرے۔ اور خود ان کو بھی اس کے ماتحت ہو کر رہنا پڑے۔ پس جب امیر نجد نے دیکھا۔ کہ امیر فیصل کو شام سے جواب مل گیا ہے۔ تو ان کو بہت خوشی ہوئی۔ اور جب انہوں نے دیکھا۔ کہ دول متحدہ نے خلاف وعدہ عرب کو مختلف ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک حکومت میں جمع کرنے کی نہ خود کوشش کی۔ اور نہ عربوں کو اس کے لئے کوشش کرنے کی اجازت دی۔ تو وہ طبعاً خوش ہوئے۔ اور انہوں نے مزید اطمینان کے لئے انگریزوں سے ایک معاہدہ کر لیا۔ بظاہر تو معاہدہ یہ تھا کہ وہ حجاز کے علاقہ پر حملہ نہ کریں گے۔ مگر اس کا لازمی مفہوم یہ بھی تھا۔ کہ ان کے علاقہ پر بھی انگریز یا اور کوئی عرب حکومت حملہ نہیں کر سکیگی۔ گورنمنٹ کی طرف سے کئی لاکھ روپیہ سالانہ ان کو اس معاہدہ کے بدلہ میں ملتا بھی تھا۔ جو بحرین کے انگریزی قنصل کے ذریعہ سے ان کو دیا جاتا تھا۔ اور اسی قنصل کے ذریعہ سے ان سے مراتب دوستانہ طے کئے جاتے تھے۔

غرض شریفی خاندان کے کمزور ہونے پر ابن سعود خوش تھے۔ کہ امیر فیصل عراق کے بادشاہ مقرر ہو گئے۔ امیر ابن سعود جانتے تھے۔ کہ سردست عراق انگریزوں کے تصرف میں ہے۔ اور نہایت کمزور حالت میں ہے۔ اس میں نجد پر حملہ کرنے کی طاقت نہیں۔ لیکن ان کو یہ بھی نظر آتا تھا۔ کہ کسی نہ کسی دن عراق طاقتور ہو جائے گا۔ انگریزوں کی تربیت میں وہاں کے باشندے جنگی فنون سیکھ جائیں گے۔ اور مالدار بھی ہو جائیں گے۔ اس وقت عراق اور حجاز اگر ملکر اس پر حملہ کر دیں۔ تو چونکہ نجد کا علاقہ عراق اور حجاز کے درمیان میں ہے۔ امیر نجد کو اپنی حفاظت نہایت مشکل ہو جائے گی۔ مگر وہ اس وقت کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ عراق پر حملہ نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ عراق پر حملہ انگریزوں پر حملہ تھا۔ جس کی انہیں تاب نہ تھی۔ وہ حجاز پر بھی حملہ نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ وہ انگریزوں سے اسی غرض سے روپیہ لے رہے تھے۔ کہ وہ حجاز پر حملہ نہ کریں گے۔ مگر وہ ہوشیار آدمی تھے۔ اگر وہ عراق اور حجاز پر حملہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو کم سے کم اس کے لئے تیاری کر سکتے تھے۔ چنانچہ اس عرصہ میں انہوں نے خوب تیاری شروع کر دی۔ اور ایک لشکر جرار تیار کرتے رہے۔ مگر امیر حجاز انگریزوں کی امداد کے بھروسہ پر بالکل مطمئن رہے۔

چودہویں صدی کے مولوی

آج کل کے مولوی صاحبان نے اپنے مقلدوں اور پیرو مسلمانوں کو خدا کی اس کتاب مقدس کا جو ہدایت اور نور کی حامل ہے۔ ایک استعمال تو یہ سکھایا کہ کچہریوں میں مقدمات کی خاطر نہایت تقدس اور احترام کے ساتھ اسے ہاتھوں پر رکھکر جھوٹی حلف لیا کریں۔ یا پھر ایک استعمال یہ بتایا تھا۔ کہ نہایت قلیل قیمت پر چند قرآن اپنی مسجد کے ملاجی سے خرید کر بطور صدقہ لاش مولوی صاحبان میں تقسیم کر دئے جائیں۔ جو اس سے بھی کم دام پر انہی ملاجی کے ہاتھ فروخت کر کے پیسے جیب میں ڈال لیں۔ لیکن جس طرح اہل یورپ حقائق اشیاء کے متعلق غور و تدبر سے کام لے کر ان کے نئے نئے فوائد اہل دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح چودہویں صدی کے مولوی بھی صحیفہ الٰہی سے جلب منفعت کے نئے نئے طریق اخذ کرتے رہتے ہیں۔

البتہ یورپ کے محققین اور چودہویں صدی کے مولویوں میں ایک فرق ضرور ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں اہل یورپ اپنی ایجادات سے دنیا کو مستفید کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہاں مولوی صاحبان اپنی طبعی خست کے باعث یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی فرد بشر ان کی "ایجاد" پر اطلاع نہ پا سکے۔ اور صرف وہی اس سے نفع حاصل کر سکیں۔ اسی لئے وہ اسے پوشیدہ اور راز میں رکھنے کی انتہائی سعی فرماتے ہیں۔

ان لوگوں سے خدا سمجھے۔ جو مولوی صاحبان کے رازہائے سربستہ منکشف کرنے کے لئے ان کے پیچھے سائے کی طرح چمٹے رہتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ کھوج لگا ہی لیتے ہیں۔ پھر ستم یہ کہ اس کی تشہیر سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ حال ہی میں اسی قسم کے ایک راز کا پتہ لگا کر نہ صرف ایک مولوی صاحب پر "سخت ظلم" کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا اخبارات میں اعلان کر کے ان کے آئندہ مفاد کو بھی سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک "پشاوری مولوی صاحب" جو جبہ و دستار سے آراستہ۔ ریش و عصا سے پیراستہ نہایت "مومنانہ" شکل و صورت بنائے قرآن کریم بغل میں دبائے۔ کلکتہ کے بازاروں میں گشت کر رہے تھے۔ ...

سب انسپکٹر صاحب نے ان کی مکمل مولویانہ ہیئت کا کچھ بھی لحاظ نہ کرتے ہوئے جھٹ سے اس "جزدان" پر قبضہ کر لیا۔ جس میں قرآن شریف بند تھا۔ اس وقت تک نظارہ دیکھنے والوں کو سخت حیرت ہوئی ہوگی۔ اور کچھ عجب نہیں۔ ایسے لوگ جو ان مولویوں کی خاکپا بننا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ غصہ سے لال پیلے ہو رہے ہوں۔ کہ ایک "عالم دین"۔ "حامل شرع متین"۔ "وارث تخت رسول کریم" کی اس قدر ہتک کیوں کی جا رہی ہے۔ لیکن جب قرآن کریم کا "جزدان" کھولا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ اس میں قرآن کریم کے ساتھ ہی کوکین کی ۲۰ پڑیاں رکھی ہوئی تھیں ؛

اس انکشاف پر مولوی صاحب کو "مجرم" قرار دیکر مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ جس نے انہیں "تین ماہ کی سخت قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی"۔ اور اخبارات والوں نے یہ ستم کیا۔ کہ قرآن کریم کے ساتھ جزدان میں "کوکین" بند کرنے کا راز افشاء کر کے دیگر مولوی صاحبان کو بھی یہ طریق بتا دیا خطرہ ہے۔ کہ اب بہت سے مولوی صاحبان اس شغل کو اختیار کر لیں گے۔ کیا یہ ممکن نہ تھا۔ کہ پشاوری مولوی صاحب بڑے گھر کے مہمان بننے سے قبل اپنی یہ "ایجاد" رجسٹرڈ کرا لیتے۔ تا اس کے تمام فوائد ان کے لئے محفوظ رہتے ؛

آہ یہ ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو دین اسلام کے ستون اور کانبیاء بنی اسرائیل ہونے کے دعویدار ہیں۔ کہ اس کتاب مقدس کو جو ہدایت رشد لے کر آئی۔ جو رحمت اور نور سے معمور ہے۔ کوکین فروشی کی ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں ؛

"چودھویں صدی کے مولوی" کا عنوان منقرر کئے۔ اگرچہ چند ہی دن ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے ماتحت جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ جہاں اپنوں سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ وہاں غیروں کے لئے عجیب قسم کے اضطراب کا باعث بن رہا ہے۔ چنانچہ "زمیندار" (۹ مئی) ان مضامین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "قادیانیوں کے پاس ہمارے اعتراضات کا جواب دینے کے بجائے اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں رہا۔ کہ ہمارے مولویوں پر چوٹیں کریں"۔

"ہمارے اعتراضات" سے اگر "زمیندار" کی مراد مسئلہ ارتداد سے متعلق مضامین ہیں تو ان کے جواب میں نہایت زبردست مضامین "الفضل" مسلسل شائع کر رہا ہے۔ اور اگر کچھ اور ہے۔ تو اس سے آگاہ کیا جائے۔ باقی رہا یہ کہ "الفضل" "ہمارے (زمیندار) مولویوں پر چوٹیں کرتا ہے"۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا کفر کا فتویٰ لینے اور دینے ...

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

قرآن شریف اور قتل مُرتد

(نمبر ۵)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کے قلم سے)

مسلمانوں میں سے جن علماء نے قتل مرتد کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ دو گروہوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ جن کی یہ رائے ہے۔ کہ مرتد کے قتل کی وجہ ارتداد نہیں۔ اور اس گروہ میں محققین مذہب حنفیہ شامل ہیں۔ دوسرا وہ گروہ ہے۔ جن کا یہ خیال ہے۔ کہ صرف ارتداد اور تنہا ارتداد ہی وہ جرم ہے۔ جس کے لئے بے دریغ قتل کا حکم دیا گیا ہو چونکہ اس وقت جن لوگوں نے اس بحث کو اٹھایا ہے۔ اور قتل مرتد کے وجوب پر زور دیا ہے۔ ان کا بھی یہی دعوےٰ ہے۔ کہ اسلام محض ارتداد کے لئے قتل کی سزا مقرر کرتا ہے اس لئے میں اس گروہ کے خیالات کی کسی قدر یہاں تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ تا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ تعلیم جو اسلام اور نبی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیسی بھیانک اور مکروہ تعلیم ہے۔ جو ایک دم کے لئے بھی اسلام جیسے پاکیزہ مذہب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے مقدس انسان کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسی خلاف فطرت تعلیم ہے۔ کہ ایک معمولی درجہ کا شریف انسان بھی اس کو کراہت کی نظر سے دیکھے گا۔ چہ جائیکہ اشرف النبیین سید الاولین و الآخرین جیسے پاکیزہ فطرت اور مطہر انسان کو اس کا جاری کرنے والا ٹھہرایا جائے ؛

ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ چونکہ اصل وجہ قتل کی ارتداد ہی ہے۔ اس لئے جو بھی مرتد ہو۔ اس کو بے دریغ تہ تیغ کر دینا چاہیئے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جوان ہو یا بوڑھا۔ آزاد ہو یا غلام۔ تندرست ہو یا بیمار۔ غرض کوئی ہو۔ اس کو قتل کر کے فوراً واصل جہنم کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح دنیا میں اسلام کی شوکت اور عظمت کا سکہ جمانا چاہیئے۔ اگر ایک مرتد شیخ فانی ہے۔ تو اس کو اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ کہ وہ چند روز اور زندگی کے دن پورے کر کے اس عالم سے گذر جائے۔ بلکہ فوراً اس بوڑھے ضعیف کا سر بھی قلم کر دینا چاہیئے۔ اور اس طرح اس کو اسلام کی ہیبت کا مزہ چکھانا چاہیئے۔ اگر مرتد بیمار پڑا ہے۔ اور اس قابل نہیں۔ کہ بستر سے بھی اٹھ سکے۔ اور بخار کی تیزی یا درد کی شدت کی وجہ سے حالت اضطراب میں ہے۔ تو اس کو بھی مہلت نہیں دینی چاہیئے۔ کہ وہ شفا کا منہ دیکھے۔ یا اس بیماری سے ہی اس عالم سے رخصت ہو۔ بلکہ اسلامی جلاد کو چاہیئے۔ کہ بستر مرض پر ہی اس کے سر کو تن سے جدا کر دے۔ تا اسلام کا جلال دنیا پر ظاہر ہو ؛

اسی طرح اگر اسلام سے ارتداد کرنے والی ایک بڑھیا ضعیف عورت ہے۔ اس کی گردن بھی ہمارے علماء کے اسلام کی کھینچی ہوئی تلوار کی ضرب سے محفوظ نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی مرتد نابینا یا اپاہج ہے۔ تو وہ بھی ہمارے علماء کے ہاتھوں ذبح ہونے سے محفوظ نہیں۔ حالانکہ وہ قومیں جو اسلام کی بیخ کنی کے لئے مسلمانوں پر جارحانہ حملہ کر رہی ہوں۔ ان کے بعض افراد کو بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امن دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔ کہ ایسے افراد کو باوجود جنگ کے قتل سے بچایا جائے۔ لیکن ہمارے علماء کی مرتد کش تلوار سے ایسے افراد بھی محفوظ نہیں۔

اسلام کی تعلیم تو یہ سکھاتی ہے۔ کہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر تم جنت میں جا سکتے ہو۔ اور ایک کافر کو پیاس کے دکھ سے آرام دیکر خدا تعالے سے اجر پا سکتے ہو۔ لیکن ہمارے بعض علماء کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ اگر تمہارے پاس وضو کے لئے پانی ہو۔ اور ایک مرتد پیاس سے مر رہا ہو۔ تو اس کو پیاس سے مرنے دو۔ مگر وضو کا پانی اسے نہ دو۔

پھر مرتد کو اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کا موقعہ دینا بھی ایک گروہ علماء کے نزدیک ضروری نہیں۔ اور جائز ہے کہ بغیر ایسا موقعہ دینے کے مرتد کو مرد ہو یا عورت۔ جوان ہو یا پیر فرتوت۔ تندرست ہو یا بیمار۔ فوراً بلا تامل قتل کر دیا جائے۔ اور جو علماء موقعہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ بھی اکثر تین دن سے زیادہ مہلت کی اجازت نہیں دیتے۔ اور

اس عرصہ میں بھی علماء کا ایک گروہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ مرتد کو دکھ دیا جائے۔ تا وہ توبہ کرنے پر مجبور ہو۔ چنانچہ مولوی ظفر علی خاں صاحب اس کی تائید میں فقہ حنبلی کی مشہور کتاب المقنع سے حسب ذیل عبارت نقل کرتے ہیں:۔

فمن ارتد عن الاسلام من الرجال و النساء وھو بالغ عاقل دعی الیہ ثلاثۃ ایام وضیق علیہ فان لم یتب قتل۔ لا یجب استتابتہ بل تستحب ویجوز قتلہ فی الحال۔ جو شخص اسلام سے مرتد ہو جائے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور عاقل و بالغ ہو۔ تو اسے تین روز تک اسلام کی طرف بلایا جاوے۔ اور اسے تنگ کیا جائے۔ اگر توبہ نہ کرے۔ تو قتل کیا جاوے توبہ طلب کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اور مرتد کو معاً قتل کر ڈالنا بھی جائز ہے ؀

ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ اگر مرتد کو کوئی شخص بغیر قاضی یا بادشاہ کے حکم کے جان بوجھ کر یا بھول کر قتل کر دے۔ یا اس کی آنکھ پھوڑ دے یا ناک کاٹ دے یا ٹانگ توڑ دے۔ غرض کچھ کرے۔ اس سے کوئی بازپرس نہیں ؀

پھر مرتد کے دائرہ کو ایسا وسیع کیا ہے۔ کہ موجودہ اسلام کے مختلف فرقے بھی ایک دوسرے کے نزدیک واجب القتل ٹھہرتے ہیں۔ اور مرتد کے متعلق جو تفصیلات میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ وہ سب اسلام کے مختلف فرقوں کے متعلق جاری اور نافذ ہو سکتی ہیں۔ اور اگر مولوی صاحبان کے ہاتھ میں تلوار ہوتی۔ تو یقیناً ایسے بزرگ اپنے فتووں کو عملی جامہ پہنانے میں کبھی دریغ نہ کرتے ؀

گربہ مسکیں اگر پر داشتے ؀ تخم کنجشک از جہاں برداشتے

یہ اس تعلیم کا مختصر خاکہ ہے۔ جو آج مولوی صاحبان اسلام کے نام سے دنیا کے آگے پیش کر رہے ہیں۔ ایک صاحب نے جن کا نام نامی "شبیر احمد عثمانی" ہے۔ یہاں تک جسارت کی ہے۔ کہ کہہ دیا ہے۔ یہ تعلیم صریح طور پر قرآن شریف میں موجود ہے۔ مگر دوسروں نے ایسی جرأت نہیں کی۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ قرآن شریف اس امر کے متعلق ساکت ہے ؀

باوجود مولوی شبیر احمد صاحب کے اس تحدیانہ دعوٰی کے کہ قتل مرتد کا حکم بالصراحت قرآن شریف میں موجود ہے۔ مولوی ظفر علی خاں صاحب نے بھی اپنے آپ کو اس قابل نہیں پایا۔ کہ دیوبندی مولوی صاحب کے دعوے کی تصدیق کریں۔ چنانچہ وہ اپنے مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔ "بلاشبہ یہ صحیح ہے۔ کہ ہمدردی پیش کردہ آیات میں مرتد کے لئے سزائے قتل کا ذکر نہیں۔ اور ذوقی طور پر میرا خیال ہے۔ کہ غالباً کسی دوسری آیت میں بھی بتصریح ایسا حکم نظر نہیں آتا"

طلبائے مدارس دارالامان کے سرپرستوں کیلئے

جن احباب کے لڑکے یا رشتہ دار تعلیم الاسلام ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے اور بورڈنگوں میں داخل ہیں۔ ان کی خدمت میں ایک ضروری امر گذارش کرنا چاہتا ہوں امید ہے۔ وہ احباب توجہ سے اس گذارش کو پڑھیں گے وہ امر یہ ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا یہ ایک ریزولیوشن ہے کہ جو طالب علم بورڈنگ میں داخل ہو۔ اس سے سپرنٹنڈنٹ صاحب دو ماہ کی فیس اور خرچ خوراک پیشگی وصول کریں۔ اور ایک ماہ کے گذرنے پر جب کہ ایک ماہ کی فیس اور خرچ اوس لڑکے کے حساب میں بھی زائد بطور فاضل جمع ہونگے اس لڑکے سے ایک ماہ کی فیس اور خرچ خوراک پھر وصول کریں۔ غرض بقایا کبھی نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ فاضلہ اس لڑکے کا باقی رہے۔ لیکن اگر کوئی طالب علم دو ماہ تک کوئی رقم داخل نہ کرے۔ جس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ اس کی داخل کی ہوئی فیس ختم ہو گئی۔ تو اس کے سرپرست کو اطلاع دے کر خرچ نہ آنے کی صورت میں بورڈنگ سے خارج کر دیا جاوے لیکن وہ احباب جن کے لڑکے یا رشتہ دار بورڈنگوں میں داخل ہیں۔ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ

(۱) عموماً کسی لڑکے سے دو ماہ کا خرچ پیشگی نہیں لیا گیا۔ بلکہ احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ماہ کے خرچ پر بلکہ بعض دفعہ محض وعدہ پر لڑکے کو داخل کر لیا گیا ہے۔

(۲) کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ایک ماہ یا دو ماہ کی دیر پر کسی طالب علم کو بورڈنگ سے خارج کر دیا گیا ہو۔ یہ کیوں صرف احباب کے اکرام اور ان کی سہولت کے لئے۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ کے اس ریزولیوشن پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گو احباب کو سہولت میسر ہو گئی۔ لیکن بقایا بڑھنے کی وجہ سے مدرسے کے فنڈ پر اس کا بہت اثر پڑا۔ علی گڑھ کالج جو عام مسلمانوں کا قومی کالج کہلاتا ہے۔ اور جسے مسلمان فخریہ پیش کرتے ہیں۔ وہاں کا یہ دستور ہے۔ کہ جب مہینہ ختم ہوا۔ اور دوسرے ماہ کی پہلی تاریخ کو خرچ کسی طالب علم نے داخل نہ کیا۔ تو اسے فوراً پرنسپل کے حکم سے بورڈنگ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ سنا ہے۔ کہ وہ بھی پہلے ایسا نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب طلباء کے بقایا کے بڑھ جانے کی وجہ سے ان کے فنڈز کو نقصان پہنچا تو مجبوراً انہوں نے یہ دستور العمل مقرر کیا۔ شاید بعض احباب خیال کریں کہ یہ معمولی بات ہے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس وقت کئی ہزار روپیہ کی ایسی رقم ہے۔ جس کی وصولی کی امید نہیں۔ اور جس کی وصولی کی امید ہے۔ وہ بھی بہت کم ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بقایا کو سود سے ایک مناسبت ہے۔ یعنی جس طرح سود بڑھ کر اضعافاً مضاعفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کا اتارنا محال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بقایا کا حال ہے۔ مثلاً ایک شخص جو اپنے لڑکے کے ماہانہ خرچ کے دس روپیہ وقت پر ادا نہیں کرتا۔ وہ دو ماہ کے بیس اور تین ماہ کے تیس روپیہ تو بالکل ہی ادا نہیں کرے گا۔ پس بقایا کا وجود لڑکوں کے سرپرستوں کے حق میں نہایت مضر ہے اب کئی ایسے طلباء بورڈنگ میں داخل ہیں۔ جن کے ایک ایک سو روپیہ سے زیادہ بقایا ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ یہ رقم ایک ماہ کی تو ہے نہیں۔ یہ رقم اس وجہ سے ہوئی۔ کہ سرپرستوں نے باوجود مطالبہ کے چھ چھ ماہ یا سال سال تک خرچ نہیں دیا۔ اور جب کہ انہوں نے ماہ بماہ دس روپیہ ادا نہیں کئے۔ تو ایک سال کے ایک سو بیس وہ کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم سے سوال ہو سکتا ہے۔ کہ تم نے کیوں لڑکے کو ایک دو ماہ کے بعد خرچ نہ آنے کی وجہ سے بورڈنگ سے خارج نہ کر دیا۔ اس کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ اس میں ½ ہماری غلطی اور ½ ہماری معذوری ہے۔ غلطی تو یوں کہ اگر ہم خارج کر دیتے تو بے شک بقایا نہ ہوتا۔ اور اتنی بڑی رقم سرپرستوں کے ذمہ واجب نہ ہوتی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا قانون بھی پورا ہو جاتا۔ اور معذوری اس طرح کہ ادھر ہم لڑکے کو نکالتے۔ ادھر اس کے والدین کہتے اچھے قادیان کے منتظمین ہیں۔ کہ ہم نے تو لڑکے کی اصلاح کے لئے اتنا خرچ کر کے اسے دارالامان میں بھیجا۔ لیکن انہوں نے ذرا خرچ میں دیر ہوئی۔ اور لڑکے کو نکال باہر کیا۔ پھر یہ شکایت صرف منتظمین تک محدود نہ رہے گی۔ بلکہ بعض اوپر پہنچیں گے اور حضرت صاحب تک معاملہ پہنچا دینگے۔ غرض ہماری وہ حالت ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ نہ نکالیں۔ تو لڑکوں کو کھلائیں کہاں سے۔ اور نکالیں تو ابتلا کا ڈر گو یہ جھوٹا ابتلاء ہے)

بعض احباب شاید یہ رائے دیں۔ کہ بارہا ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک آدمی کے پاس مہینہ کی پہلی تاریخ پر رقم نہیں ہوتی۔ اس سے دس دن ٹھہر کر لینی چاہیئے۔ تو میں عرض کروں گا۔ کہ یہ سچ ہے۔ آپ تو کہتے ہیں دس دن۔ میں کہتا ہوں۔ کہ دس دن چھوڑ ہم ایک مہینہ انتظار کرنے کو تیار ہیں۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ کہ چھ چھ ماہ گذر جاتے ہیں۔ اور سال ختم ہونے کو ہوتا ہے۔ لیکن بعض احباب بقائے کی ادائگی کی طرف توجہ نہیں کرتے (باقی آئندہ) سید محمد اسحاق قائم مقام جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اشتہار عدالت

کاشی پور کی اراضی کے متعلق محکمہ قضا میں دعویٰ کرنیوالوں کو اطلاع

بعض لوگوں نے چوہدری کرم دین صاحب وشر کاءٔ کے خلاف کاشی پور کی زمین کیمتعلق محکمہ قضا د امور عامہ میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ ان سب کی اطلاع کیلئے مندرجہ ذیل امور لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) چونکہ شکایت کرنیوالے متعدد ہیں۔ اسلئے بجائے اس کے کہ مدعا علیہ کو مختلف وقتوں میں قادیان بلا کر ہر کیس کی الگ الگ تحقیقات کی جاوے۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے۔ کہ تمام شکائتوں کے اکٹھا ہونے پر ایک تاریخ مقرر کر کے لگاتار سب کے متعلق تصفیہ کیا جاوے۔ اسلئے میں بحیثیت قاضی جماعت احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ جن احمدی دوستوں نے چوہدری کرم دین وشرکاءٔ کے خلاف کاشی پور کی اراضیات کے متعلق کسی قسم کی چارہ جوئی کرنا ہو۔ وہ اپنی عرضی دعوے لکھکر محکمہ قضاء میں تیس جون ۱۹۲۵ء تک بھیجدیں۔ لفافہ پر مندرجہ ذیل پتہ خوشخط لکھا ہو:۔

محکمہ قضاء قادیان ضلع گورداسپور

اس تاریخ کے بعد جو درخواست آویگی ہم اس کو اس تحقیق کے سلسلہ میں نہیں لاویں گے۔

(۲) مدعا علیہ کو لکھا گیا ہے۔ کہ وہ بیس جون کے بعد کوئی ایسی تاریخ مقرر کرے۔ کہ اس کے متعلق قبل از وقت اخبار میں یہ اعلان ہو سکے تاکہ تمام مدعی یا انکے قائم مقام پیروی کیلئے آسکیں۔

(۳) جب تاریخ کا اعلان ہو تو مدعی یا انکے قایم مقام مع تمام ثبوتوں اور ضروری کاغذات یا گواہوں کے قادیان آجاویں۔

خاکسار سید محمد اسحاق۔ قاضی جماعت احمدیہ

سرمہ نور العین

اس کے اعلےٰ اجزا موتی و مامیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے سیلان پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بنظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

ضرورت ہے

ہمیں ایک ایسے تجربہ کار ٹیلر ماسٹر کی ضرورت ہے جو کہ سینے اور کاٹنے کا کام کرسکتا ہو۔ اور انگریزی کپڑا کو پہنانا اور اسکی لوٹ کٹ دیکھنے میں بھی کامل مہارت رکھتا ہو تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ صرف تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے علاوہ اسکے تین چار آدمی جو کہ انگریزی کپڑے سینے میں مہارت رکھتے ہوں۔ خط و کتابت بنام:۔

حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ماسٹر ٹیلر علیٰ بٹالین رائفل برگیڈ پشاور چھاؤنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اگر کاغانی صاحب کا تیار کردہ منجن دانتوں پر نہیں ملا تو ضرور استعمال کریں۔ ان بیماریوں کے لئے مجرب ہے۔ دانتوں کا ہلنا۔ درد کرنا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ مسوڑوں سے خون اور پیپ کا نکلنا۔ پانی لگنا۔ منہ سے بو آنا۔ دانتوں کو گوشت خورہ لگنا تھوڑے دن لگانے سے انشاء اللہ آرام ہوگا۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو کر دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔ مسوڑوں اور دانتوں کی بیماریوں کا ضامن۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

دواخانہ رحمانی عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

یہی ایک چیز ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آسکتا سچی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کے استعمال سے ولادت کی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت بالکل معمولی معہ محصول ڈاک صرف دو روپے۔ منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

جیون داس ولد دیال رام ذات نیرہ سکنہ گھمیانہ مدعی

بنام ودیا

دعویٰ - ۵ - ۲۳۷

اشتہار بنام ودیا۔ یار الیہران میتھا۔ اقوام بلوچ سکنہ چک ۲۱۵ تحصیل جھنگ مدعا علیہ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے۔ کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۲/۶/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

مورخہ ۲۹/۵/۲۵

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

بخشی کرپا رام ولد حکم چند برہمن ساکن راولپنڈی مدعی

بنام

محمد اسلم ولد محمد خاں ڈھونڈ ساکن اوسیاہ تحصیل مری

دعویٰ ۳۸۹/۴ روپیہ

ہرگاہ مدعا علیہ مقدمہ بالا میں حاضری عدالت ہذا عمداً گریز کر رہا ہے۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتا ہے۔ اب تاریخ پیشی ۲۳/۶/۲۵ مقرر ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کی جاتی ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا مورخہ ۲۳/۶/۲۵ کو آئندہ تاریخ بالا پر بمراد جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت نہ ہوگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۲۵ء بہ ثبت مہر عدالت و دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

—— بمبئی یکم جون - جب حجاج اپنا اسباب اتوار کی شام کو جہاز "گرجستان" میں لاد رہے تھے۔ تو ایک نوجوان بخاری اس حالت میں دیکھا گیا۔ کہ وہ اپنے سر پر ایک بہت بھاری صندوق اٹھائے ہوئے ہے۔ پولیس نے شبہ کی وجہ سے اس صندوق کی تلاشی لی۔ تو اس سے ایک بوڑھا بخاری حاجی برآمد ہوا۔ سوال کرنے پر نوجوان نے بتلایا۔ کہ اس کے پاس جو ٹکٹ ہے۔ وہ بوڑھے آدمی کا ہے۔ بوڑھے بخاری کو سفر حج کی اجازت دیدی گئی۔ لیکن نوجوان کو ٹھہرا لیا گیا۔ کیونکہ اسکے پاس اتنا روپیہ نہیں تھا۔ کہ وہ ٹکٹ خرید سکے۔

—— کلکتہ کی مارکٹ میں ایک مسلم فقیر کو دفن کر دیا گیا تھا جسکی لاش کو اکھیڑ کر دوسری جگہ دفن کرنے کے معاملہ کے متعلق بلدیہ کلکتہ نے حکومت بنگال کے سب سے بڑے وکیل سے مشورہ لیا ہے۔ اس نے رائے دی ہے۔ کہ قانوناً لاش کو قبر سے نکالنا ناجائز نہیں ؛

—— شملہ ۲ر جون - ملک معظم کی سالگرہ کے موقع پر خطابات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے چند خاص نام درج ذیل ہیں ؛ - جی - سی - ایس آئی ارل لٹن وائسرائے و قائم مقام گورنر جنرل ہند ؛ کے - سی - ایس آئی (۱) مہاراجہ بجودھ پور (۲) سر وائٹ صدر مجلس آئین ساز ہند - (۳) سر عبدالرحیم نائب صدر مجلس منتظمہ حکومت بنگال ؛ مہاراجہ راجہ صاحب محمود آباد ؛ دیوان بہادر - رائے بہادر کنج بہاری تھاپر او - بی - ای - لاہور ؛ خان بہادر (۱) خواجہ محمد غلام صادق بیرسٹر وکیل سرکار امرتسر (۲) اسسٹنٹ سرجن میر ہدایت اللہ پروفیسر میڈیکل سکول امرتسر - خانصاحب ؛ بابو فرائی صاحب غیر مبایع۔

—— حامیان تعلیم نسواں یہ سن کر خوش ہونگے - کہ اب کی مرتبہ امتحان انٹرنس میں پنجاب یونیورسٹی سے ستر لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں ؛

—— کلکٹر بھڑائچ نے اودھ کی تعلق داری (۲) لکھ ۳ مقدمہ کے متعلق جو کہ خان بہادر نواب محمد علی خاں اور سردار مختار علی خاں کے درمیان چل رہا تھا۔ نواب محمد علی خاں کے حق میں فیصلہ کیا ہے ؛

—— رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کا نوٹس مظہر ہے - کہ تمام کالجوں میں فرسٹ ایر کلاس کا داخلہ ۱۶ر جون ۱۹۲۵ء کو شروع ہو کر ۱۴ر جون ۱۹۲۵ء تک ختم ہو جانا چاہیئے - اس کے بعد کوئی لڑکا داخل نہ ہو سکے گا ؛

—— پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ نے اس بات کی منظوری دے دی ہے - کہ امرتسری مسلمان ایک ایم - اے - او کالج ایف - اے کے درجہ تک کھول سکتے ہیں ؛

—— نینی تال ۲ر جون - صوبجات متحدہ کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے - کہ ملک معظم کے یوم ولادت پر صوبہ کے مختلف جیلوں سے کوئی دو سو کے قریب قیدی رہا کر دیئے جائیں ان میں وہ قیدی شامل ہونگے - جو کٹارپور - سہارنپور - گونڈے - اور رہیلہ بوگیسور کے جماعتی فسادات میں ماخوذ و سزایاب ہوئے تھے ؛

—— شملہ ۳ جون - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - جونہی کہ حکومت کو یہ معلوم ہوا - کہ حکومت کی تنبیہات کے باوجود حجاج رابغ جانے پر تیار رہیں - ان کے مصائب میں جو امسالہ حج میں غیر معمولی طور پر پیش آئیں گے - حتی الوسع کمی کرنے کے لئے ہر ممکن انتظام اور کوشش عمل میں لائی گئی - حضور ملک معظم کی حکومت نے سلطان ابن سعود اور امیر علی کو حجاج کی آمد کی اطلاع دے دی ہے - اور انہیں ان ذمہ داریوں سے متنبہ کیا گیا ہے - جو ایک برطانی علاقہ کے حاجیوں کے فلاح و بہبود کے متعلق ان پر عائد ہوتی ہیں - ایک خاص افسر حجاج حجاز کی طرف روانہ کیا جا رہا ہے جس کے ساتھ ایک ہندوستانی ڈاکٹر مع عملہ بھی شامل ہو گا - گو خطرات یقیناً بہت زیادہ ہیں - مگر حکومت کو پورا یقین ہے - کہ چونکہ امسال لوگ نسبتاً کم تعداد میں حج کے لئے جائیں گے - اس لئے حکومت کے مہیا کردہ انتظامات اتنے کارگر ضرور ہونگے کہ غالباً شدید نقصانات نہیں اٹھانے پڑیں گے ؛

—— بنارس - ۳۰ر مئی - مہاتما گاندھی نے چٹاگام میں یہ رائے ظاہر کی تھی - کہ کانگرس کے کارکن قدامت پسند ہندوؤں اور برہمنوں کی ہستی کو خاطر میں نہ لائیں - بھارت دھرم مہامنڈل نے اس امر پر اظہار افسوس کیا - کہ اتحاد و اتفاق کے زبردست مبلغ کی زبان سے ایسے نازیبا الفاظ نکلے ؛

—— سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست اور پیر جماعت علی صاحب میں صلح صفائی ہو گئی - سید صاحب نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ آئندہ حزب الاحناف کے خلاف کچھ نہ لکھیں گے - اس کے علاوہ پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اپنے متعلق اطمینان دلایا - جس کا نتیجہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ پرانی باتوں کو پس پشت ڈال کر آئندہ کے لئے دعائے خیر کی گئی - دیکھئے مولوی ظفر علی صاحب اس طرح کب سر تسلیم خم کرتے ہیں ؛

—— لاہور - ۳ر جون - ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایک پریس کمیونک مظہر ہے - کہ چونکہ ایرانی سرحد پر حالات سخت گڑبڑ میں ہیں - اس لئے آج کل جو گاڑیاں نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائن پر نوشکی کی طرف جایا کرتی تھیں - وہ دلبندی کے ریلوے سٹیشن پر جا کر ٹھہر جایا کرینگی ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— شنگھائی - تین سو چینی طلباء بڑے بازار میں غیر ملکیوں کے مخالف اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے جلوس کی شکل میں گذر رہے تھے - کہ انہیں پولیس نے منتشر ہونے کا حکم دیا - طلباء نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا - جس پر پولیس نے ان کے تین سرغنوں کو گرفتار کر لیا - باقی طلباء نے تھانہ پر حملہ کر دیا - حملہ آوروں کے سروں پر ہوا میں گولیاں چلائی گئیں - مگر بے سود - اس پر پولیس نے طلبہ پر گولی چلا دی - جس سے چھ طلبہ ہلاک اور چار مجروح ہو گئے ؛

—— شنگھائی یکم جون - شنگھائی سے نزدیک ہی ایک مقام پر چین کے کمانڈران افواج نے ایک کانفرنس منعقد کی - اختلاف آراء نے یہاں تک سخت صورت اختیار کر لی - کہ کمانڈر انچیف اور بریگیڈ کمانڈر لڑائی پر آمادہ ہو گئے - کمانڈر انچیف کے محافظ نے کمانڈر انچیف پر گولی چلا دی - جس نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے کھڑکی سے چھلانگ لگا دی - جس کی وجہ سے اس کی گردن ٹوٹ گئی ؛

—— لنڈن - ۳۱ر مئی - آج صبح ماہر پرواز مسٹر ایلیین کابھم نے ہوائی جہاز میں کرائیڈن سے زیورخ تک مسلسل پرواز کی جس کے درمیان ۵۰۰ میل کا فاصلہ ہے - اس کا انجن ۲۷ گھوڑوں کی قوت رکھتا تھا - وہ راستے میں ٹھہرے بغیر شام کو کرائیڈن واپس آ گئے - آمد و رفت میں ۱۳ گھنٹے اور ۴۹ منٹ صرف ہوئے - اس سفر میں جتنا پٹرول اور تیل خرچ ہوا ہے - اس کی قیمت ۲۹ شلنگ ہے ؛

—— لنڈن ۳۱ر مئی - لارڈ آکسفورڈ اور ایسکوئتھ گارٹر کے نائٹ مقرر ہوئے ہیں ؛

—— اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے - امسال ویمبلی کی نمائش میں ہندوستان کا ایک مشہور و معروف موم کی اشیاء بنانیوالا کارخانہ مہاتما گاندھی کی شبیہہ چرخہ کاتنے کی حالت میں پیش کرے گا ؛

—— لنڈن یکم جون - اشتراکیوں کی خفیہ کارگذاریوں کا یہ نتیجہ تھا - کہ پولیس نے سولہ مشتبہ اشخاص کو قاہرہ اور اسکندریہ میں گرفتار کر لیا - ان میں اکثر فلسطین کے یہودی ہیں - پولیس نے ایک پرنٹنگ پریس پکڑا ہے ؛